DAY: ______ DATE: ______

اسلامی سیاسی نظام کے اصول و خصوصیات:

حاکمیت الہی:

اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد اس نکتہ پر ہے کہ حاکم مطلق اللہ تعالیٰ ہے۔ انسان کو زمین پر خلافت عطا کی گئی ہے تاکہ وہ اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی قائم کرے۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

"ان الحکم الا اللہ"

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

یہ اصول جمہوریت کے اس اصول سے مختلف ہے جس میں اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس ہے۔ اسکی مثال ہم کربلا کے لے سکتے کہ یزید کے طرف سب تھے اور دوسری طرف حسین لیکن وہ اللہ کے اصولوں پر تھا تو وہ صحیح باقی سب غلط۔

یعنی صرف اللہ ہی خالق اور مالک ہے اور اس کے احکامات پر عمل کئے بغیر اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

Scanned with CamScanner

DAY: DATE:

خلافت:

خلافت دراصل سیاسی و اخلاقی امانت ہے جو امت کے اجتماعی اعتماد سے کسی شخص کو سونپی جاتی ہے، خلیفہ یا حکمران اللہ اور عوام دونوں کے سامنے جوابدہ ہے - اسلامی خلافت کا مقصد اقتدار نہیں بلکہ خدمت، عدل اور شریعت کا نفاذ ہے -

حضرت ابوبکر صدیق رضہ:

پہلے خلیفہ

اسلام نے کہا تھا اگر میں قرآن و سنت پر عمل کروں تو میری اتباع کرو اور اگر نہ کروں تو مجھے ہٹا دو۔

حضرت عمر رضہ:

حضرت عمر رضہ کہتے ہے کہ مشورے کے بغیر کوئی بھی خلیفہ نہیں بن سکتا۔

حضرت عثمان رضہ:

حضرت عثمان رضہ کے مطابق خلیفہ وہ ہے جو عوام کے فلاح کے لئے کام کرے۔

حضرت علی رضہ:

حضرت علی رضہ کے بقول خلیفہ کا کام ہے کہ وہ بدعنوانی کو روکے اور اپنی ریاست کو فلاحی ریاست بنائے.

Scanned with CamScanner

DAY: ____________ DATE: ____________

قرآن سورۃ "ص" میں اللہ فرماتے ہے:

"اے داؤد بے شک ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے، پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔

شوریٰ:

اسلامی سیاست میں شوریٰ بنیادی ادارہ ہے۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہے:

"وأمرهم شورى بينهم"

ان کے معاملا باہمی مشورے سے طے پاتے ہے

غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ نے صحابہ کے ساتھ مشورہ کیا۔

شوریٰ کا مطلب ہے کہ ریاست کے فیصلے اجتماعی مشورے کے بنیاد پر کیے جائے۔

شوریٰ کی ذمہ داریاں:

شوریٰ کا کام خلیفہ چننا ہے۔
شوریٰ کا کام خلیفہ کا احتساب کرنا ہے۔
خلیفہ کے مشوراتی کمیٹی کے طور پر

Scanned with CamScanner

DAY: ____ DATE: ____

کام کرتا ہے۔
نئی اجماع کرتا ہے۔

شریعت بطور ماخذ قانون:

اسلامی ریاست میں قانون سازی کا بنیادی ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس ہے۔
انسانی قانون سازی صرف اس وقت جائز ہے جب وہ ان الہامی ماخذوں کے مطابق ہو۔
قرآن واضح طور پر حکم دیتا ہے کہ قانون سازی اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق ہو۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

"جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے بیشک وہی کافر ہیں۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مفہوم: میں تمہیں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔

اللہ کی کتاب اور میری سنت۔

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

عدل و مساوات:

اسلامی ریاست کا بنیادی مقصد عدل اجتماعی کا قیام ہے۔ حکمران اور رعایاں قانون کے سامنے برابر ہے۔

خلیفہ وقت حضرت عمرؓ کا قول:

"اگر فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مرگیا تو عمر سے پوچھا جائے گا"

حدیث نبوی:

سب سے محبوب انسان وہ ہے جو لوگوں کے درمیان عدل قائم کرے۔

اسلامی عدلیہ میں انصاف کے لئے غیر ضروری تاخیر کی گنجائش نہیں۔ اسلامی نظام میں سب قانون میں برابر ہے۔ ~~اسلام~~

اسلامی سیاسی نظام میں عدل و مساوات دو بنیادی ستون ہے جن کے بغیر نہ تو حکومت اسلامی رہتی ہے اور نہ معاشرہ پرامن۔

اسلامی سیاسی نظام اور جدید جمہوریت:

اسلامی سیاسی نظام	جدید جمہوریت
اقتدار اعلیٰ اللہ کے پاس قانون سازی شریعت کے تابع	اقتدار اعلیٰ عوام کے پاس عوامی اکثریت کے مطابق
انتخاب حکمران عوامی مشاورت اور بیعت سے۔	عوام کے ووٹ سے کیا جائیگا۔
جواب دہی اللہ اور عوام دونوں کے سامنے۔	صرف عوام کے سامنے جواب دہ۔
مقصد حکومت عدل، عوام کی فلاح، شریعت کا نفاذ	اقتدار عوامی فلاح آزادی اور ترقی۔
اخلاقی حدود الہامی اصول۔	انسانی خواہشات اور اقدار۔

خلاصہ:

اسلامی سیاسی نظام میں اور جدید جمہوریت میں شکل و عمل کے لحاظ سے مشابہت ضرور ہے۔ دونوں عوامی مشورے، نمائندگی اور احتساب پر زور دیتے ہیں۔ لیکن روح اور بنیاد میں فرق واضح ہے۔ جمہوریت میں **انسان** مرکز نظام ہے۔ جبکہ اسلام میں **اللہ** مرکز نظام ہے۔

DAY: ______ DATE: ______

اسلام جمہوریت کی روح یعنی مشاورت، عدل اور عوامی شرکت کو تو قبول کرتا ہے مگر اسے الہامی رہنمائی کے تابع رکھتا ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی سیاسی ایک ایسا نظام ہے جو عوامی شمولیت کے ساتھ ساتھ خدا کی حاکمیت کو تسلیم کرتا ہے۔

سوال نمبر 2 جواب:

تعارف:

توحید عربی لفظ "وحد" سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ہے کسی کو ایک ماننا، متحد قرار دینا، یا وحدت تسلیم کرنا۔
اسلام میں توحید کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور اختیارات میں یکتا، لاشریک اور بے مثال ہے۔
یہی عقیدہ ایمان کی بنیاد اور اسلام کا پہلا اصول ہے۔

قرآن کریم میں اللہ فرماتے ہیں:

"قل ھو اللہ احد..." (سورۃ الاخلاص)

"کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے ~~کسی~~ کسی کو جنا، نہ وہ نہ جنا گیا اور نہ کوئی اسکا ہمسر ہے۔"

DAY: DATE:

مولانا شبلی نعمانی فرماتے ہیں:

مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب "سیرت النبی" میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلام ایک قلعہ کے مانند ہے اور اس میں گھسنے کا دروازہ **توحید** ہے۔

توحید کی اقسام:

علماء نے توحید کی تین بنیادی اقسام بیان کیے ہیں۔

توحید فی الذات:

اللہ کی ذات یکتا ہے۔
نہ اسکی مثل کوئی ہے اور نہ شریک۔

"لیس کمثلہ شیئاً"

اس جیسا کوئی نہیں۔

توحید فی الصفات:

اللہ کی صفات (قدرت، علم، رحمت، حاکمیت) صرف اسی کے لیے مخصوص ہیں۔ کسی اور کو ان صفات میں شریک نہیں کیا جا سکتا۔

توحید فی العبادۃ:

عبادات، دعا، قربانی اور اطاعت صرف اللہ کے لیے ہیں۔

DAY: ________ DATE: ________

"ایاک نعبد وایاک نستعین"
(سورۃ الفاتحہ آیت نمبر ۵)

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں"۔

حدیث کی روشنی میں توحید:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کہا۔

"لا الہ الا اللہ"

خالص دل سے وہ جنت میں داخل ہو گا۔

یہی عقیدہ انسان کو شرک، خوف، غلامی اور مخلوق پر انحصار سے آزاد کرتا ہے۔

توحید کا انفرادی زندگی پر اثر:

خود اعتمادی:

مومن صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے۔ نہ وہ طاقتوں سے ڈرتا ہے، نہ لالچ میں آتا ہے۔ یہی توحید اس کے دل میں جرات، صبر، اور عزت نفس پیدا کرتی ہے۔

"وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم ..."

اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ پر ہی بھروسہ کرو۔

Scanned with CamScanner

اخلاقی پاکیزگی:

جب انسان جان لیتا ہے کہ اللہ ہر وقت نگران ہے، تو وہ جھوٹ، ظلم، اور بد دیانتی سے بچتا ہے اور یہی تقویٰ کی بنیاد ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رح فرماتے ہیں:

توحید کا مقصد یہ ہے کہ انسان کا دل ہر باطل قوت سے منقطع ہو جائے اور وہ صرف اللہ کی رضا کو مقدم رکھے۔

عبادات میں اخلاص:

توحید انسان کو ریاکاری سے بچاتی ہے وہ عبادت صرف اللہ کے لئے کرتا ہے، نہ کسی شخصیت اور نہ دنیاوی مقصد کے لیے۔ جب انسان توحید پر پختہ ایمان رکھتا ہے تو اس کی نماز، دعا، روزہ اور ذکر میں توجہ اور خشوع پیدا ہوتا ہے اور وہ عبادت کو رسمی فریضہ نہیں بلکہ محبت اور قرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتا ہے۔

شاہ ولی اللہ دہلوی رح فرماتے ہیں:

جس کے دل میں اللہ کے سوا کسی کا خوف یا لالچ باقی نہیں رہتا اس کی عبادت خالص ہو جاتی ہے

DAY: ________ DATE: ________

خوف اور امید کا توازن:

مومن نہ حد سے زیادہ ڈرتا ہے اور نہ حد سے زیادہ مغرور ہوتا ہے وہ اللہ کی رحمت اور عدل دونوں پر یقین رکھتا ہے۔
یعنی اگر گناہ ہو بھی جائے تو وہ سچے دل سے توبہ کرے تو اللہ معاف کرنے والا ہے اور یہ توحید پر ایمان کا اثر ہے کہ انسان سمجھتا ہے کہ صرف اللہ ہی اقتدار اعلیٰ ہے۔

توحید کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

حاکمیت الٰہیہ:

اسلامی سیاسی نظام کی بنیاد یہی ہے کہ حاکم اعلیٰ اللہ ہے۔ قانون سازی اور اقتدار اسی کی مرضی کے تابع ہے۔

"اِن الحکم الا اللّٰہ"

حکم تو صرف اللہ کا ہی ہے۔
یہی نظریہ "توحید" جمہوریت کو الٰہی حدود میں رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

DAY: DATE:

عظمتِ انسانی کا تحفظ:

جب سب کا خالق ایک ہے، تو تمام انسان اللہ کی نظر میں ایک برابر ہیں۔ نہ کوئی آقا ہے اور نہ کوئی غلام۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہیں:

بے شک ہم نے تمام اولادِ آدم کو عزت سے نوازا۔
یعنی تمام انسان مرد و عورت، گورا، سیاہ سب اللہ کی نظر میں ایک برابر ہیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں اللہ کی نزدیک درجہ و مرتبہ تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔

سماجی عدل و انصاف:

توحید انسان کو ظلم، طبقاتی نظام اور استحصال سے آزاد کرتی ہے۔ اسلامی معاشرہ اس بنیاد پر قائم ہوتا ہے کہ طاقتور کمزور پر ظلم نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بار بار عدل و انصاف کا ذکر کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

امت واحدہ کا قیام:

توحید امت کو قومی، لسانی اور نسلی تعصبات سے پاک کرکے ایک امت بناتی ہے۔

"اِن ھذہٖ امتکم امۃ واحدۃ..."

"یہ تمہاری امت ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس میری ہی عبادت کرو۔"

خلاصہ:

اسلام میں توحید صرف عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمل طرز حیات ہے۔ یہ عقیدہ انسان کے دل، کردار، سیاست، معیشت سب کو اللہ کے اطاعت کے تحت لاتا ہے۔ یہ انفرادی طور پر انسان میں خود اعتمادی یعنی اللہ پر توکل سکھاتی ہے، معاشرے کے ہر برائی سے دور کرتی ہے، عبادات میں خلوص پیدا کرتی ہے یعنی بندہ صرف اللہ کے رضا کے کیلئے ہی عبادت کرتا ہے اور صرف انفرادی زندگی تک ہی محدود نہیں بلکہ اجتماعی زندگی میں عدل، مساوات اور اتحاد کا نظام قائم کرتی تاکہ ایک مضبوط خوشحال اور پُر امن معاشرہ وجود میں آئے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ایمان والوں کا ولی ہوں اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہوں۔

Scanned with CamScanner

DAY: ________ DATE: ________

سوال نمبر 5 جواب:

تعارف:

اسلامی نظامِ انتظامیہ کی بنیاد قرآن و سنت پر ہے۔ اسلام ریاست کو صرف سیاسی ادارہ نہیں بلکہ اخلاقی و فلاحی فریضہ سمجھتا ہے۔ قرآن مجید نے عدل، شوریٰ، مساوات، امانت اور احتساب جیسے اصول بیان کیے، جنہیں رسول اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین نے عملی صورت دی۔ یہی اصول بعد میں اسلامی سیاسی و انتظامیہ فلسفہ کے اساس بنے۔

قرآن و سنت سے ماخوذ انتظامی اصول:

1 **حاکمیتِ الٰہی:**

اسلام میں اقتدارِ اعلیٰ اللہ کی امانت ہے، حکمران اس کے نائب کے طور پر فیصلہ کرتے ہیں۔

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ"

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔

علامہ اقبالؒ کے مطابق:

اسلام میں فرد یا قوم کی حاکمیت نہیں، بلکہ

DAY: ______ DATE: ______

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت مطلقہ تسلیم کی گئی ہے۔

2) شوریٰ:

اسلامی نظام میں مشاورت بنیادی ستون ہے۔ نبی کریمؐ نے غزوات اور ملکی معاملات میں صحابہ سے مشورہ کیا (غزوہ اُحد، بدر وغیرہ)

قرآن میں بھی اللہ فرماتے ہے:

"وأمرھم شوریٰ بینھم"

امام غزالیؒ کے مطابق:

شوریٰ حکمران کے عدل کی ضامن اور رعایا کے اعتماد کا ذریعہ ہے۔

3 عدل و انصاف:

رسول اللہؐ نے فرمایا
"عدل ایک گھڑی کے لیے بھی قائم ہو جائے تو 60 70 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔" عدل اسلامی حکومت کی بنیاد ہے چاہے مخالف کے حق میں ہی کیوں نہ ہو۔ عدل و انصاف اور سب کے لیے برابر قانون کے نفاذ کی ہدایت قرآن و سنت میں بار بار ملتی ہے۔
عدالتی خود مختاری، شکوک کے ازالے

DAY: ________ DATE: ________

اور ججوں کی غیر جانبداری یہ وہ بنیادی ستون ہے جس کے ذریعے اسلامی نظام انتظامیہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔

قرآن میں اللہ فرماتے ہے:

"ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات..."
بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

4 مساوات و غیر امتیاز:

اسلام میں کسی کو نسب، قوم یا دولت کی بنیاد پر امتیاز حاصل نہیں۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اگر میری فاطمہ رضی اللہ عنہا بیٹی بھی چوری کرے تو اس کے ہاتھ کاٹ دو۔
یعنی قانون سب کے لیے ایک برابر ہے۔
کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں۔

5 امانت و دیانت:

حکومت میں ہر عہدہ امانت ہے، جس کا حساب دینا لازم ہے۔
رسول اکرم ﷺ کے دور میں تمام عہدے و وسائل امانت سمجھے گئے؛ غنیمت

DAY: ____________ DATE: ____________

خزانہ یا ~~[illegible]~~ اختیارات کے ناجائز استعمال کو روکا گیا۔ بیت المال کا حقیقی معنوں میں عوامی خزانہ سمجھ کر ریکارڈ نگاری کی گئی۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔

5 جوابدہی و احتساب:

ہر حکومتی عہدے دار سے عوامی اور الٰہی سطح پر جواب دہی لازم ہے نگران ولی پر احتساب کا تصور مضبوط ہے۔ جیسے دورے، احتساب، عوامی شکایات کا ازالہ اور عہدہ ہٹانے کے طریقہ کار۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یعنی ہر شخص ذمہ دار ہے اس سے اسکی رعیت کے بارے میں پوچھا جائیگا۔

7 فلاح عامہ:

ریاست کی ترجیح عوام کے معاشی خوشحالی اور کمزور طبقے کی فلاح ہے۔ اور یہ زکوٰۃ، صدقات اور بیت المال پروگرام کے ذریعے ممکن ہے۔

شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہے:

حکمران پر فرض

DAY: DATE:

ہے کہ وہ رعایا کے معاشی اور اخلاقی
نظام کو سنوارے۔

خلافت راشدہ کے انتظامی اصول:

1 شورائی انتخاب و عوامی رضامندی:

حضرت ابوبکر صدیق رض کا انتخاب ثقیفہ
بنی سعدہ میں مشورے سے ہوا۔
حضرت عمر رض کو نامزد کیا گیا مگر
عوامی بیعت سے توثیق ہوئی۔
حضرت عثمان رض کا انتخاب چھ رکنی
شوریٰ نے کیا۔
حضرت علی رض عوام بیعت کے ذریعے خلیفہ
بنے۔
یہ طرز انتخاب جمہوری مشاورت پر
مبنی تھا، وراثتی نہیں۔

2 قانون شریعت کی بالادستی:

حضرت عمر رض نے فرمایا" اگر عمر ٹیڑھا
ہو جائے اور شریعت کے مطابق فیصلے
نہ کرے تو تم کیا کرو گے ایک صحابی نے
کہا ہم تلوار سے سیدھا کر دیں گے۔
یعنی حکمران قانون سے بالا تر نہیں

DAY: DATE:

3 صوبائی نظم و نسق:

مختلف صوبے جیسے شام، عراق، مصر، یمن وغیرہ میں والی، قاضی، عامل زکوٰۃ اور خازن مقرر تھے اور ان کی سالانہ احتسابی رپورٹ مدینہ بھیجی جاتی تھی۔

4 بیت المال کا شفاف نظام:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیت المال کا حساب خود رکھتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے "مال عام مسلمانوں کا ہے میں اس میں ایک درہم بھی ناجائز نہیں لونگا۔

ایک دفعہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اسماء رضی اللہ عنہا نے حلوہ پیش کیا کھانے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ حلوہ کیسے بنالیا آج؟ تو جواب انکی اہلیہ نے بتایا کہ میں کئی دنوں سے روزانہ کے خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا بچایا کرتی تھی آج اتنا جمع ہوگیا کہ حلوہ بنالیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فوراً حکم جاری کیا کہ میری وظیفے اتنی کمی کردی جائے جتنے رقم سے یہ حلوہ تیار کیا گیا ہے۔

DAY: ________ DATE: ________

5 عوامی خدمت اور سماجی انصاف:

حضرت عمرؓ راتوں کو گشت کرتے تھے
اور بھوکے بچوں کو کھانا پہنچاتے تھے۔
خلیفہ وقت خود کو عوام کا خادم سمجھتا
تھا۔ حاکم نہیں۔ عوامی مسائل براہ راست
سنتے تھے یہ عوامی احتساب اور شفافیت
کا عملی طریقہ تھا۔

خلاصہ:

اسلامی انتظامی نظام وحی پر
مبنی ایک جامع اور اخلاقی نظام ہے جو عدل
شوریٰ، مساوات، امانت اور احتساب
پر استوار ہے۔ خلافت راشدہ نے ان
اصولوں کو عملاً نافذ کرکے مثالی حکمرانی
کی بنیاد رکھی۔ یہی نظام آج کے جدید
ریاستی ڈھانچے کے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔

Scanned with CamScanner